میری مادر علمی

حکیم ضیاء الرحمٰن (فروری 1996)

علم طب عروج کمال پر پہنچ رہا ہے۔ علاج معالجے کے نت نئے طریقے دریافت ہو چکے ہیں۔ اور اس پر مزید کام جاری ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ بلندیوں تک پہنچانے کے لیے ریسرچ و دریافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس رفتار ترقی کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب انسان بیماریوں پر مکمل فتح یاب ہو جائے گا۔ ترقی کی ان راہوں تک آنے میں انسان کو صدیاں لگیں۔ اور صدیوں میں وہ دور سب سے نمایاں ہے جب اس میدان میں مسلمان اطباء پوری طرح چھائے ہوئے تھے۔ اس دور میں انہوں نے بے تحاشا طبی انکشافات کئے۔ بیماری اور علاج کے متعلق نئے نئے انکشافات کئے اور اپنے نظریات کی بنیاد پر علاج کے ایسے طریقے دریافت کئے جو آگے چل کر علم طب کی اساس بن گئے۔ اس دور میں عالم اسلام میں ایسی شخصیتیں ابھریں جنہوں نے محض اپنی ذہانت کے بل بوتے پر دواؤں کے بغیر بھی پیچیدہ اور لاعلاج بیماریوں کا کامیاب علاج کیا۔ اس سلسلے میں ایسے ایسے واقعات پڑھنے اور سننے میں آتے ہیں کہ الف لیلیٰ کی داستان بھی ان کے سامنے پانی بھرتی نظر آتی ہے۔

ابن زکریا رازی (۸۴۱ء۔۹۳۶ء)' بوعلی سینا (۹۸۰ء سے ۱۰۳۶ء)' امام فخر الدین رازی' شیخ جمال الدین محمد بن اقسرائی' ابوالقاسم زہراوی' ابن بطلان (۱۰۰۲ء سے ۱۰۷۲ء) جیسے اماماں طب کی طبی خدمات کی پوری دنیا معترف ہے۔ اور ایک صدی قبل تک اہل مغرب ان ہی خطوط پر علاج و معالجہ بھی کرتے رہے۔

"ہر کمالے را زوال"....... یہ قانون قدرت ہے کمزور طاقتور اور طاقتور غلام بنتے چلے گئے۔ پوری دنیا ہمیشہ سے انقلاب کی زد میں رہی ہے۔ ممالک کی حدود سمٹنے لگیں۔ اہلِ مغرب دنیا پر چھا گئے۔ مضبوط مسلم ریاستیں پارہ پارہ ہو گئیں۔ اور پھر جب کوئی قوم اپنی آزادی کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے تو اس کا ہر کام حاکم کی خواہش و منشاء کے تابع ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور یہی کچھ سب طب اسلامی کے ساتھ بھی ہوا۔ یہ شعبہ بھی انقلاب کی زد میں آکر اپنی پہچان کھونے لگا۔ پوری دنیا یونین جیک کے نرغے میں آگئی' ایلوپیتھک طریقہ علاج بہ جبر لوگوں پر مسلط کیا جانے لگا۔ طب یونانی' طب اسلامی اور طب مشرق کو مضر ثابت کرنے کے لئے اتنی تشہیر کی گئی اتنا جھوٹ بولا گیا کہ اس جھوٹ کی سیاہ چادر نے اس صاف و شفاف طریقہ علاج کو ڈھانپ کر لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔

لیکن کچھ دردمندان طب عوام نے اس لو کو بجھنے نہیں دیا۔ مشکل ترین اور نامساعد حالات میں بھی انہوں نے اس خالصتاً عوامی مفاد کے سستے اور آسان طریقہ علاج کی ترویج و ترقی کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ میدان طب کے ان شہسواروں میں جہاں سرزمین دہلی میں اگر حکیم محمود خان دہلوی، حکیم اجمل خان دہلوی، لکھنؤ میں خان بہادر، حکیم مرزا نظیر حسن، حیدر آباد دکن میں افتخار الحکماء حاذق جنگ بہادر حکیم سید الطاف حسین، لاہور میں حکیم فیروز الدین جیسے حضرات اہلِ مغرب کے ایلوپیتھی طریقہ علاج کے مقابلہ میں حالت جنگ میں تھے۔ وہاں سرزمین ملتان حکیم عطاء اللہ خان، حکیم غلام محبوب سبحانی، حکیم ضیاء الدین، حکیم محمد صابر ملتانی اور حکیم شیر محمد اعوان جیسے فدایان طب نے سنبھال رکھا تھا۔ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ طب کے سپاہی تھے بلکہ دین اسلام کے سچے پیروکاروں میں بھی ان کو ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ جو اپنی علمی معلومات لوگوں تک منتقل کرنے میں ہرگز بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ ان کی زندگیاں آج بھی ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ یہ مسیحا اور سچے قومی خادم لوگ اپنے جذبوں کی مسیحائی کے ثبوت کے طور پر اپنی اولادوں کو بھی فن طب اور دین اسلام کی برکتوں سے نہ صرف خود بلکہ قوم کو فیض یاب کرنے کے رموز سے آگاہ کر گئے۔ ملتان میں حکیم غلام محبوب سبحانی، حکیم فیروز الدین اجملی، حکیم محمد میاں اعوان جیسے جید عالم اور ماہر حکماء کا وجود اس بات کی دلیل ہے۔ ان میں سے حکیم غلام محبوب سبحانی اور حکیم الحکمت حکیم محمد میاں اعوان آج ہم میں نہیں ہیں۔ "خدا رحمت کند آں بندگان پاک طینت را"

حکیم الحکمت حکیم محمد میاں اعوان (۱۴ اگست ۱۹۱۴ء تا ۱۰ فروری ۱۹۸۵ء) کے عہد کا تعلق تاریخ طب کے اس باب سے ہے جب ایک طرف آزادی ہند کے لئے تحریکیں سر ابھار رہی تھیں اور دوسری طرف انگریز بہادر کی مغربی تہذیب خاص طور پر مسلمانانِ ہند کو شکار کر رہی تھی۔

حکیم الحکمت حکیم محمد میاں اعوان نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والد محترم حکیم شیر محمد اعوان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طبی اور روحانی دونوں طرح سے خدمت عوام میں مصروف ہو گئے۔ دنیاوی مال و دولت سے غرض رکھے بغیر دوا بھی دیتے اور دعا بھی۔ ان کے عہد کے بچے اور جوان آج کے جوان اور بوڑھے ہیں۔ آج بھی جب ان کا نام لیتے ہیں تو ان کی نگاہیں احترام سے جھکی رہتی ہیں وہ میرے سمیت کئی حکماء کے آئیڈیل ہیں۔ ان کی باتوں اور ان کے عمل کے جادو کا سحر آج بھی ہمارے حواس پر طاری ہے۔ میرا قلم انہیں رجل عظیم لکھنے اور دل و دماغ بطل جلیل سمجھنے پر مجبور ہے۔ بہت کم لوگ دنیا میں ایسے ہوں گے جو ہمہ صفت موصوف ہوں حکیم الحکمت محمد میاں اعوان کا شمار بلاشبہ ان لوگوں میں کیا جا سکتا ہے جو اخلاق، کردار، راست گوئی، اللہ اور اس کی بنائی ہوئی مخلوق سے محبت، اپنے پیشے سے اخلاص، دوسروں کے لئے قربانی دینے کا جذبہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور حکیم الحکمت حکیم محمد میاں اعوان اپنے عمل سے ہم جیسوں کے لئے ایک ایسی روشن مشعل چھوڑ گئے ہیں کہ ہمارے لئے جہت کا انتخاب کوئی مسئلہ نہیں۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم اپنے لئے کون سی راہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆